طعن نمبر (۲)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے قتل عثمان میں کوشش کی تھی

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba

دار التحقیق و دفاع صحابہ

www.sunnilibrary.com

محقق اسلام قاطع رفض و بدعت مناظر اسلام علامہ الحاج

محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ

بلال گنج لاہور

طعن نمبر (۲)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے قتل عثمان میں کوشش کی تھی

نہج البلاغۃ

دَخَلَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ عَلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَنِیْ يَوْمَ الْجَمَلِ قَدْ اَنْفَذَتِ النَّصَالُ هَوْدَجِیْ حَتّٰی وَصَلَ بَعْضُهَا اِلٰی جِلْدِیْ قَالَ لَهَا الْمُغِيْرَةُ وَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اَنَّ بَعْضَهَا قَتَلَكِ قَالَتْ رَحِمَكَ اللّٰهُ وَلِمَ تَقُوْلُ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهَا تَكُوْنُ كَفَّارَةً فِیْ سَعْيِكِ لِعُثْمَانَ۔

(عقد الفرید جلد سوم ص ۸۷)

ترجمہ: •

مغیرہ بن شعبہ حضرت عائشہ کے پاس آیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے عبداللہ!

marfat.com
Marfat.com

کاش تم جمل کے موقعہ پر میری حالت دیکھتے۔ کہ کس طرح تیر میرے ہودج کو چیرتے ہوئے نکل رہے تھے۔ یہاں تک کہ کچھ تو میرے جسم سے ٹکرا جاتے تھے۔ مغیرہ نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو یہ چاہتا تھا۔ کہ ان میں سے ایک آدھ تیر آپ کا خاتمہ کر دیتا۔ آپ نے کہا۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔ یہ کیسی بات کہہ رہے ہو۔ اس نے کہا۔ یہ اس لیے کہ حضرت عثمان کے خلاف جو آپ نے تگ و دو کی تھی۔ اس کا کچھ تو کفارہ ہو جاتا

(نہج البلاغہ مترجم مفتی جعفر حسین مطبوعہ امامیہ پبلیکیشنز ص ۱۷۔ مطبوعہ لاہور)

جواب اوّل

"عقدالفرید" کی عبارت سے مفتی جعفر حسین نے انصاف نہ کر کے انصاف کا خون کیا ہے۔ وہ اس طرح کہ مذکورہ حوالہ اس حد تک ذکر کیا گیا جس قدر مفتی کے مطلب کا تھا۔ اگر پوری عبارت درج کر دی جاتی۔ تو حقیقت حال کی وضاحت ہو جاتی۔ پہلے حوالہ مکمل ملاحظہ فرمائیے۔

عقد الفرید

قَالَتْ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَالِكَ لَمَا عَلِمَ اللّٰهُ اِنِّیْ اَرَدْتُ قَتْلَهٗ وَلٰكِنْ عَلِمَ اللّٰهُ اِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ يُقَاتَلَ فَقُوْتِلْتُ وَاَرَدْتُ اَنْ يُوْصَىٰ فَرُمِيْتُ وَاَرَدْتُ اَنْ يَعْصِىْ فَعُصِيْتُ وَعَلِمَ مِنِّیْ اِنِّیْ اَرَدْتُ قَتْلَهٗ لَقُتِلْتُ۔

(جلد ۵ ص ۴۴ مطبوعہ تہران)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:

(مغیرہ ابن شعبہ کا مذکورہ اعتراض سن کر مائی صاحبہ نے فرمایا۔) اے مغیرہ! اگرچہ تو نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا۔ لیکن یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں نہیں۔ ہاں میں نے جو کچھ کیا۔ وہ یہ کہ میں نے ان سے لڑائی اور تیر اندازی کا ارادہ کیا۔ تو ایسا مجھے بھگتنا پڑا۔ میں نے ان کی بات کی نافرمانی کا ارادہ کیا۔ تو لوگوں نے میری بات کی نافرمانی کی۔ خدا کی قسم! اگر میں انہیں قتل کرنے کا ارادہ کرتی۔ تو مجھے قتل کر دیا جاتا۔

وضاحت

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں حد درجہ نرمی تھی۔ جس کی بنا پر مختلف اطراف کے لوگوں کی طرف سے آپ کو تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اس نرمی کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ناپسند کرتی تھیں۔ اس نرمی سے باز رکھنے کے لیے آپ نے کئی ایک ارادے فرمائے۔ لیکن ہر ارادہ الٹا ان کی طرف پلٹتا تھا۔ اس طرح دراصل آپ بتانا یہ چاہتی ہیں۔ کہ حضرت عثمان غنی اپنے مقام پر درست تھے۔ اور ان پر کیے جانے والے اعتراضات درست نہ تھے۔ کیونکہ عثمان غنی ایک کامل انسان تھے۔ عقد الفرید کی عبارت سامنے رکھتے ہوئے ہر صاحب انصاف یہی نتیجا خذ کرے گا۔ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ دراصل جناب مغیرہ بن شعبہ کا مغالطہ دور کر رہی ہیں۔ حوالہ مکمل دیکھ کر مفتی جعفر کی عیاری و مکاری آپ پر واضح ہو چکی ہو گی۔

جواب دوم:

"عقد الفرید" کی مذکورہ عبارت جیسا کہ ظاہر ہے۔ بلا سند ہے۔ اور

marfat.com
Marfat.com

یہ بات فریقین کو تسلیم ہے۔ کہ اِدھر اُدھر کی ہر عبارت محل استشہاد اور حجت نہیں بن سکتی۔ ایسی بے سند عبارت سے اتنا بڑا الزام ثابت کیا جا رہا ہے۔ یعنی یہ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قتلِ عثمان میں اچھا خاصا کردار ادا کیا تھا۔ اور اگر مفتی اینڈ برادرز اصرار کریں۔ کہ نہیں اس سے عائشہ پر قتل کا الزام یقیناً آتا ہے۔ تو پھر حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی اس میں برابر کے شریک ماننے پڑیں گے۔ اور وہ بھی اسی کتاب کی عبارت سے۔ ملاحظہ ہو۔

عقد الفرید

وَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ لِعَلِيٍّ اِنَّكَ تَقُوْلُ مَا قَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلٰكِنْ خَذَلْتَهُ وَلَمْ آمُرْ بِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ اَنْهَ عَنْهُ فَالْخَاذِلُ شَرِيْكُ الْقَاتِلِ وَالسَّاكِتُ شَرِيْكُ الْقَاتِلِ۔

(عقد الفرید جلد پنجم ص ۴۴-۴۵
مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:

حسان بن ثابت نے حضرت علی المرتضٰی سے کہا۔ اے علی! آپ کہتے ہیں کہ میں نے عثمان کو قتل نہیں کیا لیکن ذلیل ورسوا کیا ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان کے قتل کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ ان کے قاتلوں کو منع نہیں کیا۔ تو سنو! ذلیل ورسوا کرنے والا بھی قاتل کے ساتھ شریک قتل ہوتا ہے۔ اور قتل ہوتے دیکھ کر چپ سادھنے والا بھی اس قاتل کا شریک ہی ہوا کرتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

مقام غور! کیا جو بات جناب مغیرہ بن شعبہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کہی۔ اسی طرح بلکہ اس سے واضح انداز میں حسان بن ثابت نے علی المرتضیٰ کے سامنے کہی ہے۔ اب فیصلہ مفتی پر ہی چھوڑ دیجئے۔ کہ اگر مغیرہ بن شعبہ کے کہنے سے سیدہ قتل عثمان میں کوشاں نظر آتی ہیں۔ تو حسان بن ثابت کے الفاظ سے حضرت علی المرتضیٰ کو کیا کہو گے۔ جو تمہارا جواب وہی ہمارا جواب۔ لیکن ہم اس مقام پر صرف حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر الزام ثابت کرنے والی عبارت پر اکتفا نہیں کریں گے۔ جیسا کہ مفتی جعفر نے کیا۔ بلکہ عقد الفرید کی عبارت پیش کر رہے ہیں۔ جس سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس الزام سے بری نظر آئیں گے۔ جس طرح سیدہ عائشہ بری تھیں۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

عقد الفرید

وَقَالَ لِلْحَسَنِ وَلِلْحُسَيْنِ اِذْهَبَا بِسَيْفِكُمَا حَتّٰى تَقُوْمَا عَلٰى بَابِ عُثْمَانَ فَلَا تَدَعَا اَحَدًا يَصِلُ اِلَيْهِ بِمَكْرُوْهٍ .... وَخَرَجَتِ امْرَاَتُهُ فَقَالَتْ اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ قُتِلَ فَدَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَمَنْ كَانَ مَعَهُمَا فَوَجَدُوْا عُثْمَانَ مَذْبُوْحًا فَاَكَبُّوْا عَلَيْهِ يَبْكُوْنَ وَبَلَغَ الْخَبَرُ عَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَسَعْدًا وَمَنْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَخَرَجُوْا وَقَدْ ذَهَبَ عُقُوْلُهُمْ حَتّٰى دَخَلُوْا عَلٰى عُثْمَانَ فَوَجَدُوْهُ مَقْتُوْلًا فَاسْتَرْجَعُوْا وَقَالَ عَلِيٌّ لِابْنَيْهِ كَيْفَ قُتِلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْتُمَا عَلَى الْبَابِ وَرَفَعَ يَدَهٗ فَلَطَمَ

marfat.com
Marfat.com

الْحُسَیْنَ وَضَرَبَ صَدْرَ الْحَسَنِ۔

(عقد الفرید جلد پنجم ص ۴۸ مطبوعہ بیروت
طبع جدید)

ترجمہ:

حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے حسنین کریمین کو فرمایا۔ اپنی اپنی تلوار لو اور عثمان غنی کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور دیکھو کسی کو اندر نہ جانے دینا۔ تاکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کوئی گزند نہ پہنچ پائے ...... تھوڑی دیر بعد جناب عثمان کی بیوی باہر نکلیں اور کہنے لگیں۔ عثمان قتل کر دیئے گئے ہیں۔ یہ سُن کر حسنین کریمین اور دیگر افراد جو موجود تھے۔ سب اندر گئے۔ انہوں نے دیکھا۔ کہ واقعی حضرت عثمان کو ذبح کر دیا گیا ہے۔ سارے سر جھکائے رو رہے تھے۔ یہ خبر حضرت علی، طلحہ، زبیر اور سعد کو بھی پہنچی۔ اور پورے مدینہ میں آناً فاناً پھیل گئی۔ مدینہ کے لوگ یہ خبر سُن کر بے خود ہو گئے۔ سبھی جناب عثمان کے گھر آئے۔ اور انہیں مقتول دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ حضرت علی المرتضےٰ نے حسنین کریمین سے پوچھا تم دونوں جب دروازے پر پہرا دے رہے تھے۔ تو پھر حضرت عثمان کیسے شہید ہو گئے؟ یہ کہہ کر علی نے ہاتھ اٹھایا۔ اور حسین کے منہ پر دے مارا۔ اور حسن کے سینہ پر مکّہ رسید کیا۔

اس حوالہ سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قتل عثمان میں شریک نہ تھے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس جُرم میں ہرگز شریک نہ تھیں۔ صاحب عقد الفرید خود ایک غیر محتاط مصنف ہے

marfat.com
Marfat.com

پھر اس کی ان روایات کی کوئی سند نہیں کہ جس پر تکیہ کیا جا سکے۔ ان حالات میں ایسی عبارات سے کسی پر الزام ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ دراصل قرآنی الفاظ کے مطابق مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا "الطیبات" میں سے ہیں۔ اور جو "الخبیثات" کے زمرے میں ہیں۔ ان کی فطرت میں طیبات پر الزام تراشی ہوتی ہے۔ صاحب عقد الفرید کی غیر محتاط روش پر خود اس کی کتاب کے مقدمہ کی عبارت شاہد ہے۔ ملاحظہ ہو

عقد الفرید

ترجمہ:

صاحب عقد الفرید نے جو کچھ اپنی تصنیف میں جمع کیا ہے۔ وہ ادیبانہ رنگ کے ساتھ ہے جس کے ذریعہ اس کتاب کے پڑھنے والے کو سرور مہیا کرنا مقصود ہے۔ اور اس نے کسی موضوع کو ثابت کرنے کے لیے ایسے اخبار و واقعات ذکر کئے۔ جو موضوع کو ثابت کر سکتے ہیں لیکن ایک صاحب نظر اور صاحب رائے یہ سمجھ جاتا ہے۔ کہ ان کی حقیقت کچھ نہیں ہے۔ اس ضمن میں تم اس کی کتاب میں مذکور احادیث کو دیکھو جنہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے طور پر پیش کیا گیا۔ لیکن اُن میں صحیح، مردود، ضعیف، متواتر اور موضوع تک موجود ہیں۔ اور جو اس نے تاریخی واقعات اور گزشتہ لوگوں کے حالات کے ضمن میں لکھا۔ اور پہلے بادشاہوں کے متعلق جو کچھ تحریر کیا۔ ان میں عجیب وغریب واقعات، سچے جھوٹے اور ایسے بکثرت ملیں گے جن کا آخری حصہ خود پہلے حصہ کی نقیض نظر آتا ہے۔ بہر حال اس کی غفلت کا مطلب یہ نہیں کہ اس پر وہ کچھ الزامات

marfat.com

Marfat.com

لگائے جائیں۔ جن کا وہ مستحق نہیں۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ اس نے اپنی اس تصنیف میں بہت سے واقعات اور نوادرات اکٹھے کر دیئے ہیں۔ اور جیسا چاہا اُسے تالیف کی شکل میں پیش کر دیا۔ جو شخص بھی اس کی یہ کتاب پڑھتا ہے۔ اُسے حق حاصل ہے۔ کہ جسے چاہے وُہ لے لے۔ اور جسے چاہے چھوڑ دے۔ اور فن تاریخ کے مصنفین کا اکثر یہی حال ہوتا ہے۔

جواب سوم:

"صاحب عقد الفرید" از روئے عقیدہ اہل تشیع میں سے ہے۔ اور جیسا کہ بارہا گزر چکا ہے۔ کہ ایک شیعہ سے یہ کب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی تحریر و تقریر میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان بیان کرے اس کے شیعہ ہونے کا ثبوت یہ ہے۔

الذریعہ الی تصانیف:

وَحَكٰى اِبْنُ كَثِيْرٍ اَيْضًا اَنَّهٗ يَدُلُّ كَلَامُهٗ عَلٰى تَشَيُّعٍ۔

(الذریعہ الی تصانیف الشیعہ جلد ۱۵ ص ۲۸۶ میں قاف دال مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:

اور بہت سے علماء کی طرح ابن کثیر نے بھی صاحب عقد الفرید کے

marfat.com
Marfat.com

متعلق کہا ہے۔ کہ اس کا کلام اُس کے شیعہ ہونے پر دلالت کرتا ہے

نوٹ

صاحب ذریعہ نے ابن کثیر کے جو الفاظ نقل کیے ہیں۔ اس میں کچھ مضمون ہلکا سا ہو گیا ہے۔ موازنہ کیلیے ابن کثیر کے اپنے الفاظ اور وہ الفاظ جو صاحب ذریعہ نے اس کی طرف سے نقل کیے پیش خدمت ہیں۔ ابن کثیر کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

يَدُلُّ كَثِيْرًا مِنْ كَلَامِهٖ عَلٰى تَشَيُّعٍ

(البدایہ والنہایۃ
جلد ۱۱ ص ۱۹۳)

صاحب عقد الفرید کے کلام کا اکثر حصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص اہل تشیع میں سے ہے۔ اور صاحب ذریعہ نے یوں نقل کئے۔ يَدُلُّ كَلَامُهٗ عَلٰى تَشَيُّعٍ۔ اس کی باتیں اس کے شیعہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ فرق صاف ظاہر ہے۔

معلوم ہوا۔ کہ عقد الفرید کی عبارت سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ہرگز الزام نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس کی خود تردید اسی کتاب میں موجود ہے جس طرح حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ پر الزام اور تردید دونوں موجود ہیں۔ اور اس روایت کے بے سند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا مصنف ایک تو غیر محتاط آدمی ہے۔ اور دوسرا اس کے کلام کی اکثریت شیعیت کی ترجمان ہونے کی وجہ سے مذکورہ الزام میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ اس قسم کی روایات کا سہارا لے کر مفتی اینڈ برادرز کو اپنی روحانی ماں پر اعتراض کرتے

marfat.com
Marfat.com

ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ کوئی صاحب ایمان اور محبت اہل بیت کا مدعی یہ حرکت ہرگز نہیں کرسکتا۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار۔)

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

marfat.com
Marfat.com

سُنی
لائبریری
SUNNI 313
WWW.SUNNILIBRARY.COM
دفاع اہلسنت و رد رافضیت